رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل پاکستان لاہور

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ ماہ اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے پانچ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

جلد ۱ | ۹ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۹ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۱

روزنامہ الفضل لاہور ۹ اکتوبر ۱۹۴۷ء

قادیان
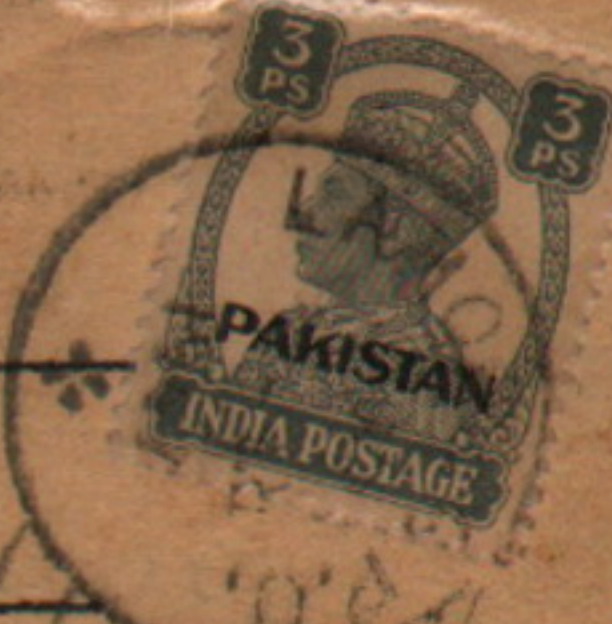
ہم قادیان کے متعلق پہلے کچھ حالات لکھ چکے ہیں۔ ہم بتا چکے ہیں۔ کہ قادیان اور مشرقی پنجاب کے دوسرے شہروں میں فرق ہے۔ قادیان کے باشندے قادیان میں رہنا چاہتے ہیں لیکن مشرقی پنجاب کے دوسرے شہروں کے باشندوں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ مشرقی پنجاب میں نہ رہیں۔ ہندوستان یونین کی گورنمنٹ بار بار کہہ چکی ہے۔ کہ ہم کسی کو نکالتے نہیں۔ لیکن قادیان کے واقعات اس کے اس دعوے کی کامل طور پر تردید کرتے ہیں۔ حال ہی میں قادیان کے کچھ ذمہ وار افسر گورنمنٹ افسروں سے ملے اور باتوں باتوں میں ان سے کہا کہ آپ لوگ اپنی پالیسی ہم پر واضح کر دیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم قادیان کو چھوڑ دیں۔ تو پھر صفائی کے ساتھ اس بات کا اظہار کر دیں۔ افسر مجاز نے جواب دیا کہ ہم ایسا ہرگز نہیں چاہتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ قادیان میں رہیں۔ جب اسے کہا گیا کہ وہ کہاں رہیں پولیس اور ملٹری کی مدد سے سکھوں نے تو سب محلوں کے احمدیوں کو زبردستی نکال دیا ہے۔ اور سب اسباب لوٹ لیا ہے۔ آپ ہمارے مکان خالی کرا دیں تو ہم رہنے کے لئے تیار ہیں۔ تو اس پر افسر مجاز بالکل خاموش ہو گیا۔ اور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ درحقیقت وہ افسر خود تو دیانتدار ہی تھا۔ لیکن وہ وہی پھریرٹ لگا رہا تھا۔ جو اسے اوپر سے سکھایا گیا تھا جب اس پر اپنے دعوے کا بودا ہونا ثابت ہو گیا۔ تو خاموشی کے سوا اس نے کوئی چارہ نہ دیکھا۔ شاید دل ہی دل میں وہ ان افسروں کو گالیاں دیتا ہوگا۔ جنہوں نے اسے یہ خلاف عقل بات سکھائی تھی۔

قادیان کے تازہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ لکڑی قریباً ختم ہے۔ گندم بھی ختم ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے غذا مہیا کرنے کا کوئی انتظام نہیں۔ اب تک ایک چھٹانک آٹا بھی گورنمنٹ نے مہیا نہیں کیا۔ عورتوں اور بچوں کے نکالنے کا جو انتظام تھا۔ اس میں دیدہ دانستہ روکیں ڈالی جا رہی ہیں۔ بارشیں ہوئے کو آج نو دن ہو چکے ہیں۔ بارش کے بعد قادیان سے دو قافلے آ چکے ہیں۔ اسی طرح قریباً روزانہ ہندوستانی یونین کے ٹرکس فوج یا پولیس سے متعلق قادیان آتے جاتے ہیں۔ اور اس کے ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں۔ چار تاریخ کو پولیس کا ایک ٹرک قادیان سے چل کر واہگہ تک آیا تین تاریخ کو پاکستان کے ان فوجی افسروں کے سامنے جو گورداسپور کی فوج سے قادیان جانے کی اجازت لینے گئے تھے۔ ایک فوجی افسر نے آ کر میجر سے پوچھا۔ کہ وہ ٹرک جو قادیان جانا تھا کس وقت جائے گا پاکستانی افسروں کی موجودگی میں اس سوال کو سن کر میجر گھبرا گیا۔ اور اس کو اشارہ سے کہا چلا جا۔ اور پھر پاکستانی افسروں سے کہا اس شخص کو غلطی لگی ہے۔ قادیان کوئی ٹرک نہیں جا سکتا۔ چار ہی تاریخ کو پاکستان کے جو ٹرک قادیان گئے تھے۔ اور ان کو بٹالہ میں روکا گیا تھا۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ دو ملٹری کے ٹرک قادیان سے بٹالہ آئے۔ سب سے کھلا ثبوت اس بات کے غلط ہونے کا تو یہ ہے کہ انہی تاریخوں میں جن میں کہا جاتا ہے کہ قادیان جانے والی سڑک خراب ہے۔ پرانی ملٹری قادیان سے باہر آئی ہے۔ اور نئی ملٹری قادیان گئی ہے۔ کیا یہ تبدیلی ہوائی جہازوں کے ذریعہ ہوئی ہے۔ یقیناً ٹرکوں کے ذریعہ سے ہی ہوئی ہے۔ پس یہ بہانہ بالکل غلط ہے اور اصل غرض صرف یہ ہے کہ قادیان کے باشندوں کو جنہوں نے استقلال کے ساتھ مشرقی پنجاب میں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس جرم میں ہلاک کر دیا جائے۔ کہ وہ کیوں مشرقی پنجاب میں سے نکلتے نہیں۔ مونہہ سے کہا جاتا ہے۔ کہ ہم کسی کو نکالتے نہیں۔ لیکن عمل سے اس کی تردید کی جاتی ہے۔ یہ بات اخلاقی لحاظ نہایت ہی گندی اور نہایت ناپسندیدہ ہے۔ جماعت احمدیہ نے مسٹر گاندھی کے پاس بھی بار بار اپیل کی ہے۔ تاریں بھی دی ہیں۔ اور بعض خطوط بھی لکھے ہیں۔ لیکن مسٹر گاندھی کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ کرنے کی فرصت نہیں۔ مسٹر نہرو کو بھی اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر وہ بھی بڑے کاموں میں مشغول ہیں۔ چند ہزار بے گناہ انسانوں کا مارا جانا ایسا معاملہ نہیں ہے جس کی طرف یہ بڑے لوگ توجہ کر سکیں۔ ایک چھوٹی سی مذہبی جماعت کے مقدس مقامات کی ہتک ان بڑے آدمیوں کے لئے کوئی قابل التفات بات نہیں۔ اگر اس کا سواں حصہ بھی انگریز قادیان میں بس رہے ہوتے اور ان کی جان کا خطرہ ہوتا۔ تو لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو حقوق انسانیت کا جذبہ فوراً بے تاب کر دیتا۔ مسٹر گاندھی بیسیوں تقریریں انگریزوں کے خلاف کارروائی کرنے والوں کے متعلق پبلک کے سامنے کر دیتے۔ مسٹر نہرو کی ایڈمنسٹریشن فوراً متحرک ہو جاتی۔ مگر کمزور جماعتوں کا خیال رکھنا خدا تعالیٰ کے سپرد ہے۔ وہی غریبوں کا والی وارث ہو گا ہے۔ یا وہ انہیں ایسی تکالیف سے بچاتا ہے۔ اور یا پھر وہ ایسے مظلوموں کا انتقام لیتا ہے ہم تمام شریف دنیا کے سامنے اپیل کرتے ہیں۔ کہ اس ظلم کے دور کرنے کی طرف توجہ کریں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ پاکستان گورنمنٹ اس ظلم کو دور کرنے میں کیوں بے بس ہے۔ بجائے اس کے کہ ان باتوں کو سن کر پاکستان گورنمنٹ کے متعلقہ محکمہ کوئی مؤثر قدم اٹھاتے۔ انہوں نے بھی یہ حکم دے دیا ہے۔ کہ چونکہ قادیان کی سڑک

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔

کو مشرقی پنجاب نے ناقابل سفر قرار دیا ہے۔
اس لئے آئندہ ہماری طرف سے بھی کوئی کانوائے وہاں نہیں جائے گی۔ حالانکہ انہیں چاہیئے یہ تھا کہ جب مغربی پنجاب کے علاقوں میں بھی بارشس ہوئی ہے۔ تو وہ ان علاقوں کو بھی ناقابل سفر قرار دے دیتے۔ اور مشرقی پنجاب جانے والے قافلوں کو روک لیتے قادیان کے مصائب کو کم کرنے کا ایک ذریعہ یہ تھا۔ کہ قادیان کو ریفیوجی کیمپ قرار دے دیا جاتا۔ لیکن دونوں گورنمنٹیں یہ فیصلہ کر چکی ہیں۔ کہ ریفیوجی کیمپ وہی گورنمنٹ مقرر کرے گی۔ جس کی حکومت میں وہ علاقہ ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جو معاہدہ ہو اس کی پابندی کی جائے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ اگر بار بار توجہ دلانے کے بعد بھی ہندوستان یونین مسلمان پناہ گزینوں کے بڑے بڑے کیمپوں کو ریفیوجی کیمپ قرار نہیں دیتی۔ تو پاکستان کی حکومت کیوں مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کے نئے مقامات کو ریفیوجی کیمپ قرار دے رہی ہے، حال ہی میں پاکستان گورنمنٹ نے پانچ نئے ریفیوجی کیمپ مقرر کئے جانے کا اعلان کیا ہے۔ کیا وہ اس کے مقابلہ میں ہندوستان یونین سے یہ مطالبہ نہیں کر سکتی۔ کہ تم بھی ہماری مرضی کے مطابق پانچ نئے کیمپ بناؤ۔ ہمیں موثق ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ حال ہی میں ہندوستان یونین نے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ریفیوجی کیمپ بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ جہاں صرف پانچ ہزار پناہ گزین ہیں۔ پاکستانی حکومت کو چاہیئے کہ ہندوستان یونین سے کہے کہ اگر تم ڈیرہ اسمٰعیل خان میں کیمپ بنانا چاہتے ہو تو قادیان میں بھی کیمپ بناؤ۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو پاکستانی حکومت کا رعب کم ہوتا جائے گا۔ اور ہندوستان یونین کے مطالبات بڑھتے جائیں گے۔ اور مسلمانوں کے حقوق پامال ہوتے چلے جائیں گے۔

تازہ آفیشل رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک سولہ لاکھ چھیالیس ہزار سات سو بچاس مسلمان مشرقی پنجاب کے کیمپوں میں پڑے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں صرف سات لاکھ سینتالیس ہزار دو سو بہتر غیر مسلم مغربی پنجاب میں ہیں۔ ہمارے حساب سے تو یہ اندازہ بھی غلط ہے۔ مسلمان ساڑھے سولہ لاکھ نہیں ۲۵-۲۶ لاکھ کے قریب مشرقی پنجاب میں پڑے ہیں اور خطرہ ہے کہ اپنے حقوق کو استقلال کے ساتھ نہ مانگنے کے نتیجہ میں یہ سات لاکھ غیر مسلم بھی جلدی سے ادھر نکل جائے گا۔ اور ۲۵ لاکھ مسلمانوں میں سے بمشکل ایک دو لاکھ ادھر پہونچے گا۔ یا کوئی اتفاقی بچ کر نکلا تو نکلا۔ ورنہ جو کچھ سکھ جتھے اور سکھ ملٹری اور پولیس ان سے کر رہی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی امید ان کے بچنے کی نظر نہیں آتی۔ بعض چھوٹے افسر یہ کہتے بھی سنے گئے ہیں۔ کہ مغربی پنجاب اتنے پناہ گزینوں کو سنبھال نہیں سکتا۔ پس جتنے مسلمان ادھر مرتے ہیں۔ اس سے آبادی کا کام آسان ہو رہا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی خطرناک خیال ہے۔ ہمیں یقین ہے مغربی پنجاب کی حکومت کے اعلےٰ حکام اور وزراء کا یہ خیال نہیں۔ مگر اس قسم کا خیال چند آدمیوں کے دلوں میں بھی پیدا ہونا قوم کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے۔ مغربی پنجاب کے مسلمانوں کو جلدی منظم ہو جانا چاہیئے۔ اور جلد اپنے حقوق کی حفاظت کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ اگر آج تمام مسلمان منظم ہو جائیں۔ اور اگر آج بھی حکومت اور رعایا کے درمیان مضبوط تعاون پیدا ہو جائے۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمان اس ابتلاء عظیم میں سے گزرنے کے بعد بھی بچ سکتا ہے۔ اور ترقی کی طرف اس کا قدم بڑھ سکتا ہے۔

ایک نیا قدم

راجہ غضنفر علی خان صاحب نے جہلم میں جو صوبائی بھرتی کا مرکز ہے ایک تقریر میں پاکستان سکیورٹی گارڈس کی سکیم کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔ اس سکیم کے مطابق جو تنظیم بنائی جا رہی ہے۔ اس کے مطابق فی الحال ایک لاکھ آدمیوں کو بھرتی کیا جائے گا۔ جو مسلمان پناہ گزینوں اور غیر مسلموں کو مغربی پنجاب میں آباد کرنے میں مدد دینگے۔

موجودہ حالات کو بہتر بنانے کے لئے یہ ایک نہایت مستحسن عملی قدم ہے جو اٹھایا گیا ہے۔ صرف خوش آئند بیانوں سے اقلیتوں کا اعتماد حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کسی عملی سکیم کے ماتحت کام شروع کر دیا جائے۔ وہ لوگ جو اپنے مقاموں سے اکھڑ گئے ہیں۔ اور جن کے دماغوں میں غلط یا صحیح طور پر یہ خیالات جم گئے ہیں۔ کہ اکثریت ان کو مٹا دینے پر تل گئی ہے۔ ان خیالات کو صرف شیریں اور دلآویز الفاظ سے دماغوں سے نہیں نکالا جا سکتا لیکن جب اقلیتیں ٹھوس کام کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گی تو یقیناً ان کے دلوں میں اعتماد پیدا ہوگا۔ اور وہ اپنے تئیں پُر امن اور محفوظ حالات میں محسوس کرنے لگینگی۔

بے شک اس وقت اقلیتوں کا اعتماد دوبارہ حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا بھونچال آیا ہے جس کی جنبشیں اگر رک بھی جائیں تو پھر بھی سالوں سال میں کہیں جا کر فضا میں مکمل سکون کی حالت پیدا ہو سکے گی ہمارا مدعا مغربی پنجاب کے لوگوں اور حکومت کی وکالت کرنا نہیں ہے۔ لیکن اگر حالات کی پوری پوری تفتیش کی جائے۔ اور دونوں مشرقی اور مغربی پنجاب کے اقلیتوں پر کئے گئے ظلم و ستم کو کسی پیمانہ سے ماپا جائے۔ تو یہ یقین کرنے کی وجوہات موجود ہیں۔ کہ جو کچھ مشرقی پنجاب میں عملاً قتل و غارت کے سلسلہ میں ہوا ہے۔ وہ مغربی میں نہیں ہوا۔ مثلاً جہاں تک ہم نے تحقیقات کی ہے مغربی پنجاب میں بچوں اور عورتوں اور بوڑھوں کو عمداً گزند پہنچانے سے پرہیز کی گئی ہے۔ مگر مشرقی پنجاب میں یہ امتیاز بالکل نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایسے واقعات بھی تصدیق ہوئے ہیں کہ ہسپتالوں میں مریضوں تک کو نہیں چھوڑا گیا۔ اس کے برخلاف مغربی پنجاب میں اگر ایسی کوئی بات ہوئی بھی ہے تو شاذ کا حکم رکھتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مغربی پنجاب میں کئے گئے ظلم و ستم کو ہم اچھا سمجھتے ہیں۔ ظلم خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ مرد پر ہو یا عورت پر بچے پر ہو یا جوان پر یا بوڑھے پر آخر ظلم ہی کہلائے گا۔ لیکن اس حقیقت سے بھی چشم پوشی نہیں کی جا سکتی۔ کہ مغربی پنجاب کے بعض مقامات کے رہنے والے ہندو اور سکھ بعض دفعہ تو صرف اس خیال ہی سے کہ ان پر ظلم کیا جائے گا۔ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور موجودہ خطرناک صورت کے پیدا ہونے سے بہت پیشتر انہوں نے اپنی منقولہ جائدادیں ایسے علاقہ میں منتقل کرنی شروع کر دیں۔ جہاں وہ سمجھتے تھے کہ وہ محفوظ ہو جائیں گی۔ اور بعض دفعہ محض شورش برپا کرنے کے لئے ایسا کیا گیا۔ اور وہ لوگ جن کی نیتیں درست نہیں تھیں وہ خود بھی نکلنے لگے۔ اور دوسروں کو بھی نکلنے کے لئے اکساتے رہے۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ مغربی پنجاب سے جانے والے ہندو سکھوں میں سے ایک بہت بڑی ایسی تعداد ہے۔ جو کسی حقیقی خطرہ کی بناء پر یہاں سے نہیں نکلی۔ بلکہ زیادہ تر وہم اور تعصب کی بناء پر نکلی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مغربی پنجاب کے بعض شہروں میں ابھی تک ہندو اور سکھ موجود ہیں۔ اور بلا خوف و خطر کاروبار کر رہے ہیں۔ زیادہ تر یہ وہی لوگ ہیں جو کسی وہم یا تعصب میں مبتلا نہیں ہوئے۔

ان وجوہات کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ راجہ صاحب کی سکیم مغربی پنجاب میں جلد تر کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور یہ اچھا اقدام ہے۔ خاصکر اس سکیم کا یہ پہلو نہایت مفید ثابت ہوگا۔ کہ اس میں شامل ہونے کے لئے مسلم اور غیر مسلم دونوں کو یکساں طور پر دعوت دی گئی ہے یقیناً ایسے ٹھوس کام کو دیکھ کر وہ غیر مسلم جو صرف وہم کی بناء پر یہاں سے نکلے ہیں واپس آنا شروع ہو جائیں گے۔

اگر یہ سکیم مغربی پنجاب میں حسب خواہش کامیاب ہوگئی۔ تو امید کی جا سکتی ہے۔ کہ مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں پر بھی اس کا اچھا اثر پڑیگا اور ان باتوں کو آج ہندوستان کے لیڈر زبان سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ہندوستان سے مسلمانوں کو نکالنا مقصود نہیں ہے کل اس پر واقعی عمل بھی ہونے لگے۔

عہدہ داران جماعت احمدیہ پاکستان

مرکز پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ کیا آپ نے اس بارہ میں پوری جدوجہد کی ہے۔ اور جمع شدہ چندہ مرکز میں بھجوا دیا ہے۔ اگر ابھی تک نہیں تو اب مزید وقت ضائع نہ کریں۔

ناظر بیت المال

ضروری اعلان

تمام سیکرٹریان تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد تمام بالغ افراد کی فہرست مرتب کر کے ان سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ مجلس مشاورت منعقدہ لاہور کے فیصلہ کے مطابق سال میں کم از کم ۱۵ دن تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ یاد رہے کہ اس فیصلہ میں کسی قسم کا کوئی استثناء نہیں۔ ہر شخص کو تبلیغ کے لئے اپنے گاؤں سے پندرہ روز کے لئے باہر جانا ہوگا۔ مہربانی فرما کر یہ فہرستیں فوراً نظارت دعوۃ و تبلیغ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال کریں۔ فارم اسطرح تیار کریں۔

نمبر شمار۔ نام افراد۔ مفصل ایڈریس۔ سال کس شہر سے گزراہ

مصائب سے بچنے کی دعا

از حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(۲)

اس مضمون کے سابقہ حصہ میں میں نے یہ تفصیل کی ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں سے ایک قومی گناہ یہ سرزد ہوا کہ انہوں نے اپنی ہمسایہ قوموں کو دین اسلام میں داخل کرنے کے واسطے کبھی کوشش نہ کی حالانکہ یہ ان کا فرض اولین تھا کہ جو صداقت اور ہدایت اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی اس کی اطلاع اپنے ہمسایہ کو بھی کرتے اور اسے بھی اس برکت اور نعمت سے مشرف کرنے میں ساعی رہتے۔ اگر مسلمان اپنا یہ فرض ادا کرتے تو یقین ہے کہ وہ اس تباہی کو نہ دیکھتے جو آج ان پر پڑ رہی ہے اور اب اس غفلت کا ازالہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ سچے دل سے توبہ کریں اور آئندہ کے واسطے اقرار کریں اور عزم صمیم کریں کہ وہ اشاعت اسلام میں ہر طرح سے کوشاں رہیں گے

اللہ تعالیٰ نے جو اس زمانہ میں مخلوق کی رہنمائی کے واسطے ایک رسول بھیجا اس کا بھی یہی کام مقرر ہوا کہ وہ دین اسلام کی اشاعت کرے۔ اور اسے تمام ادیان پر غالب کر کے دکھائے۔ وہ نہ کوئی نئی شریعت لایا۔ نہ کوئی نیا مذہب سکھایا بلکہ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی اور آپ کے دین کو دنیا میں پھیلانے والا ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا یہی فرمایا کہ میری بعثت کی یہی غرض ہے کہ میں براہین قاطعہ اور معجزات اور کرامات کے نشانوں سے اسلام کی سچائی مخلوق پر ثابت کروں اور مخلوق کو اللہ تعالےٰ کے قرب حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کروں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے جب کہ میں لاہور دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازم تھا۔ اور کسی چند روزہ رخصت کے موقعہ پر قادیان گیا ہوا تھا تو میں اندرون خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نشست کے بڑے کمرے میں حضور کی خدمت میں حاضر تھا۔ کہ کسی نے باہر سے سیڑھی کے اوپر کے دروازہ کی کنڈی کھٹکھٹائی۔ حضور نے مجھے فرمایا کہ آپ باہر جا کر دیکھیں کہ کون ہے اور کیا کہتا ہے میں نے دروازے کی طرف دیکھا کہ قاضی آل محمد صاحب کھڑے ہیں۔ یہ قاضی صاحب ساکن امروہہ ضلع مراد آباد یوپی تھے اور مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کے رشتہ دار تھے۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ "میں امرتسر سے آیا ہوں اور مجھے حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے بھیجا ہے۔ اور ایک نہایت اہم خوشخبری کا پیغام دیا ہے۔ جو میں نے حضرت صاحب کو پہنچانا ہے اور حضور سے پہلے کسی سے ذکر نہیں کرنا" میں نے اندر جا کر حضور سے یہ سب بات عرض کر دی حضور نے فرمایا کہ میں اس وقت ایک اہم اور ضروری مضمون لکھ رہا ہوں اگر میں اٹھا تو مضمون کا حرج ہوگا آپ پھر جائیے اور آپ ہی وہ پیغام سن لیں۔ اور آ کر مجھے بتلا دیں چنانچہ میں پھر گیا اور قاضی صاحب کو سمجھایا کہ پیغام مجھے ہی دے دیں۔ تب قاضی صاحب نے فرمایا " کہ وہ خوشخبری یہ ہے کہ مولوی محمد احسن کا امرتسر میں مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباحثہ ہوا جس میں مولوی محمد احسن نے فریق مخالف کو خوب پچھاڑا اور مار اور شکست دی۔ وغیرہ وغیرہ" میں نے یہ بات اندر جا کر حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی۔ حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا میں نے سمجھا کہ قاضی صاحب یہ خبر لائے ہیں کہ "یورپ مسلمان ہو گیا" اس سے ظاہر ہے کہ حضور کی دلی خواہشیں کن جذبات سے پُر تھیں۔

قادیان آنیکی رفتار تیز کرو

(از محمد عبدالحق صاحب بدصاحب گنج شیپورہ لاہور)

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا

"جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ نہایت نازک دور آ رہا ہے اور اس وجہ سے بے حد ضرورت ہے کہ احباب جماعت قادیان آنے کی رفتار تیز کر دیں کہ جو کچھ ظہور میں آنے والا ہے اس کے لحاظ سے جماعت کو قادیان سے ایسا تعلق ہونا چاہیئے کہ گویا اس سے بندھے ہوئے ہیں۔ پس بار بار قادیان آنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو اہم تغیرات پیش آنے والے ہیں۔ ان کا تقاضا ہے کہ جماعت زیادہ سے زیادہ اخلاص افکار ایثار اور قربانی میں مضبوط ہو۔ تا ایسا نہ ہو کہ جب وقت آئے پیچھے رہ گئے ثابت ہوں۔ اب ایسے دن ہیں کہ ہمارے اندر کوئی کمزور طبقہ بھی ہو اسے برداشت کیا جا سکے ہم میں سے ہر ایک کا دل نہایت قوی اور عزم صمیم ہونا چاہیئے تاکہ جب جانیں اور مال قربان کرنے کا وقت آ جائے تو ثابت قدم ہو اور اسلام کے کیلئے مکمل قربانی پیش کر سکے وہی وقت اسلام کے غلبہ اور عظمت کا وقت ہوگا پھر جسکی قسمت میں اسلام کی عظمت دیکھنا ہوگا وہ عظمت دیکھے گا اور جسکی قسمت میں شہادت ہو گی وہ شہادت حاصل کرے گا پس اس دن کے آنے سے پہلے اس کیلئے تیاری کرنی چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں مرکز کے قریب بیٹھے چلے آنا چاہیئے۔ ہماری جماعت کے لئے فتنہ و فساد اور جنگ و جدال کا زمانہ قریب سے قریب تر آ رہا ہے اسلئے نہایت ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جماعت مرکز کے پاس جمع ہو جائے اور اپنے اندر وہ جذبہ اور روح پیدا کرے جو انبیاء کی جماعتوں کا خاصہ ہے۔ اگر آپ لوگ ایسا کریں گے تو خواہ کتنے بڑے خطرات پیش آئیں خدا تعالیٰ ان کو دور کر دے گا۔ بلکہ انکو آپ لوگوں کی کامیابی کا ذریعہ بنا دے گا"

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۶ء صفحہ ۲)

(۲) آج مرکز احمدیت کی جو حالت ہے اس کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو وہاں سے آئے ہیں۔ اور یا جن کو حفاظت مرکز کے سلسلہ میں وہاں جانے کا موقعہ ملا ہے۔ یہ سعادت خاکسار کو بھی حاصل ہوئی ہے مگر خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ برگزیدہ خلیفہ نے آج سے سوا سال پہلے بتا دیا تھا۔ کہ مرکز پر کیا ہونے والا ہے حضور کا یہ فرمودہ جہاں احمدی حضرات کے لئے ایمان کی زیادتی کا موجب ہے وہاں ان پر بہت بڑی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے احمدی احباب کے لئے اب موقعہ ہے کہ وہ اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں حضور نے آج سے تقریباً پانچ سال قبل ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"شعائر اللہ اور قومی شعائر کی حفاظت

(باقی صفحہ ۷ پر)

دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانیکے دن

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پھرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا
کب تلک لمبے چلے جائینگے ترسانیکے دن

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
کیا مرے دلدار تو آئیگا مرجانیکے دن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے اے ناخدا
آگئے ہیں باغ پر اے یار مرجھانیکے دن

تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانیکے دن

اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانیکے دن

صبر کی طاقت جو تھی مجھ میں وہ پیارے اب نہیں
میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانیکے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہیں
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانیکے دن

دیں کی نصرت کیلئے اب آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

قادیان سے ایک اکلوتے بیٹے کا اپنے باپ کے نام خط

ذیل میں ہم ایک سادات کے گھر کے ایک ہی چراغ یعنی والدین کی امیدوں کے ایک ہی مرکز جس کی عمر مشکل بیس سال کی ہی ہو گی کا بھی خط شائع کر رہے ہیں۔ اور جلا ہوا حال میں قادیان سے انہیں موصول ہوا ہے ان سطور میں قارئین کرام احمدیت کی تیغ کے فدا کارانہ جذبات کی ایک جھلک پائیں گے کہ کس طرح یہ شمع احمدیت کے پروانے ہر طرف سے موت کے نرغے میں گھرے ہوئے ہتھیلیوں پر سر رکھے بیٹھے ہیں اس زمانہ قحط الرجال میں یہ اسلام کے سپوت اگر سنت اسمٰعیل کو تازہ کر رہے ہیں۔ تو لاریب ان کے باپ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہیں اور مائیں حضرت ہاجرہ کا نمونہ دے رہی ہیں۔ الٰہی تو احمدیت کے ان نونہالوں پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرما اور ہم میں سے ہر شخص کے قلب کو اسلام اور احمدیت کی آن پر مر مٹنے کے جذبات سے بھرپور کر دے الٰہی تو ایسا ہی کر! (ایڈیٹر)

بخدمت والد بزرگوار سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ محررہ ۱۶ ستمبر ملا۔ باعث تسکین قلب ہوا۔ خاکسار قبل ازیں دو عریضے ارسال خدمت کر چکا ہے۔ امید ہے شرف باریابی حاصل کر چکے ہوں گے اور کپڑوں کی رسیدگی کی اطلاع ہو چکی ہو گی۔ میں ہر طرح سے خیریت سے ہوں۔ اور آپ سب کی خیریت کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ اللہ کریم آپ سب کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے دن دگنی اور رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے۔ آپ خدا تعالیٰ سے راضی ہوں اور خدا تعالیٰ آپ سے۔ یہ درست ہے کہ پدری محبت کی وجہ سے آپ کو میرے متعلق تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اگر آپ اس نقطۂ نگاہ سے غور فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے خاص فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا جس پر آپ نے اپنی حیثیت سے زیادہ احسانات کئے کئی مشکلات سے گذرتا ہوا وہ جوان ہوا بالغ اور خود کفیل ہوا۔ اب یہ وقت آیا تھا کہ آپ اس سے خدمت لیتے آپ نے اس سے منہ موڑا اور اسے ملازمت چھڑوا کر دین کی خدمت پر لگا دیا۔ اور وہ بوجھ جو آپ کے سر پر سے کچھ دیر کے لئے ٹلا تھا۔ آپ نے پھر اپنے سر لے لیا۔ نہ صرف وہ بلکہ اس کے ساتھ ایک دوسرا بوجھ اٹھایا بڑھاپے کے باوجود ان کی ضروریات کے متحمل ہوئے۔ غرضیکہ اپنے مال اور محبت کی ہر قسم کی قربانی کرنے کے بعد آپ نے اسے میدان جہاد بلکہ موت کے منہ میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بھیجا اور اپنی تمام عمر کے اثاثہ کو قربان کیا معلوم کیا خوش قسمتی ہے ایسے والدین ہوں گے جنہیں یہ قربانی کرنی میسر آئی ہو گی اب آپ کو چاہیئے کہ آپ خداوند کریم کے حضور یہ درخواست کریں کہ اے خدا جو کچھ میرے پاس تھا۔ میں نے پیش کر دیا ہے اب اس کی غلطیوں کو معاف کرنا۔ بشری کمزوریوں سے محفوظ رکھنا اور قبولیت کے معیار تک پہنچانا تیرا کام ہے یہ تو مجھے اعتراف ہے۔ کہ یہ تلوار کند ہے لیکن اے علیم و خبیر خدا تو خوب جانتا ہے کہ میرے پاس تھی بھی یہی۔ اب یہ تیری ہو چکی۔ اور اس سے کام لینا تیرا کام ہے۔ میرے محسن والد صاحب جہاں آپ نے مجھے مرنے کے لئے بھیجا تھا وہاں میں بھی مرنے کے لئے ہی آیا تھا موت کا ڈر مجھ سے کافی حد تک دور ہو چکا ہے چنانچہ خالصہ کالج امرتسر میں جب ہم ہندو پناہ گزینوں کو آٹا دینے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ تو کچھ ہندو ہمارے گرد ہو گئے۔ اور گالیاں دے کر کہنے لگے انہیں پکڑ لو اور مار دو مسلمانوں کا خالصہ کالج میں کیا کام۔ وہ بڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک ملٹری والا جو غالباً مسلمان تھا آ گیا اور اس نے یا ہم کو ان پر کود کر ہمیں باہر نکالا۔ بعد میں میرے باقی دوستوں نے بتایا کہ وہ بہت گھبرا گئے تھے۔ کہ بس اب موت آ گئی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھ جیسا کمزور جسے آپ خوب جانتے ہیں ایک ذرہ بھر بھی خوفزدہ نہیں ہوا۔ کیونکہ اس کے لئے یہ بات کوئی غیر متوقع نہیں تھی وہ تو گھر سے ہی اسی ارادہ سے چلا تھا۔ کہ خدا جانے کہاں جام شہادت نصیب ہو۔ تو وہ ابھی کہاں اور ہے کہاں نکل گیا رات کے بارہ بجنے کو ہیں اور مجھے ابھی باقی خط کا جواب دینا ہے بات تو صرف اتنی تھی کہ آپکو فکر نہیں کرنی چاہئے خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اس قربانی کا موقعہ دیا لیجئے اب آپ باقی جواب سنیئے۔ جو مختصراً یہ ہے کہ واقعی دشمن ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے اور ہر جائز و ناجائز طریقے سے پھونکوں سے اس روحانی چراغ کو بجھانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے اب یہ کھیلے سب جاتے رہے کہ حضرت تو اب ہے سید کے لئے ان گھٹا ٹوپ اندھیروں کو آن کی آن میں نورانیت سے منور کرنا کچھ مشکل نہیں جس کا گزشتہ یہ اپنے پیاروں سے ہمیشہ سے یہی چلا آتا ہے۔ کہ جب دشمن اپنی دشمنی میں حد سے بڑھ جاتا ہے۔ اور اپنے زعم باطل میں اس کے شیروں کی کچھار پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ تو یکایک خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے اور دشمن اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد ٹھہرتا ہے اور کئے کا خمیازہ بھگتتا ہے اس کے بعد حق اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور باطل پوری طرح پاش پاش ہو جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ کچھ افراد کا اس سلسلہ میں نقصان ہو جائے لیکن یہ الٰہی سلسلہ کسی صورت میں بھی تباہ نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی پشت و پناہ وہ ہستی ہے کہ جس کے سامنے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کوئی معنی ہی نہیں رکھتی گھٹانا اور بڑھانا، مارنا اور زندہ کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس کام میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ بالآخر میں اپنے مولیٰ کریم کے حضور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور اپنے دل کی گہرائیوں سے ان کی معافی چاہتا ہوں کہ کہیں میرے گناہوں کی بے پناہ کثرت میرے رستے میں حائل نہ ہو جائے۔ الٰہی تو تو بہت ہی رحیم و کریم اور غفور الرحیم ہے میرے گناہوں کو معاف فرما!

الٰہی مجھے یہ بھی اعتراف ہے کہ میں نے اپنے والدین کے حقوق کا حق ادا نہیں کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن اے میرے مولا مجھ سے مواخذہ نہ کیجیو اور اپنے محبوب کے صدقے میرا حساب آسان کیجیو! اور خدایا تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

والدہ صاحبہ محترمہ کی خدمت میں السلام علیکم اور درخواست دعا۔ میں سخت شرمندہ ہوں۔ کہ ان کی خدمت نہیں کر سکا میرے لئے تو ان کے احسانوں کو گننا بھی مشکل ہے آپ ان سے میری طرف سے درخواست فرمائیں۔ کہ وہ از راہ کرم و شفقت میرے گناہوں اور غلطیوں کو معاف فرمائیں اور اللہ کریم کے حضور میرے لئے دعا کریں آپا مقبول صاحبہ کو بھی میری طرف سے غلطیوں کی معافی اور دعا کی درخواست کر دیں۔ باقی سب کو السلام علیکم پہنچا دیں۔ آپا بشریٰ بیگم صاحبہ کو بھی السلام علیکم اور درخواست دعا عرض ہے سب آپ سب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس کسی کو مجھ سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ للہ مجھے معاف کر دے۔

جس دن سے میں وقف ہوا تھا۔ اسی دن سے میں آپ کا نہیں رہا تھا۔ کہ وہ جہاں چاہے رکھے۔ آپ کو اس کے متعلق کسی قسم کا فکر اور بے صبری سے کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ دعا کرتے رہنا ہے کہ میرے انجام بخیر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

خاکسار۔ فیروز محی الدین واقف زندگی قادیان

(بقیہ صفحہ ۳) کے لئے تمہیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے جو لوگ قومی اور ملی مفاد کیلئے قربانی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ابدی حیات عطا کرتا ہے۔ پس جہاں میں تمہیں شعائر اللہ اور قومی شعائر کی حفاظت کے لئے جانیں قربان کرنے کی ہدایت کرتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا اور رسول کے دین کے لئے تمہیں بلایا جائے اس وقت تم اپنی جانوں کی اتنی قیمت بھی نہ سمجھو جتنی ایک مری ہوئی مکھی کی ہوتی ہے۔

(الفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

مشرقی پنجاب کے احمدی زمیندار بھائیوں

کے لئے ضروری اعلان

سندھ میں سلسلہ احمدیہ کی اراضیات کے لئے احمدی مزارعین کی از حد ضرورت ہے مشرقی پنجاب سے آنیوالے زمیندار بھائیوں کے لئے وہاں آباد ہو کر خدمت دین کا بہت عمدہ موقعہ ہے احمدیہ اسٹیٹس کی طرف سے قابل امداد دوستوں کو سندھ پہنچانے اور بیل و آلات زراعت بطور قرض حسنہ خرید کر دیئے جانے کی مدد دی جائے گی رہائش کا انتظام بھی کیا جائے گا سندھ کی اراضیات میں پیداوار بہت اچھی ہوتی ہے جو دوست تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ کی اراضیات پر بطور مزارعہ کاشتکاری کرنے کے لئے تیار ہوں وہ جودھامل بلڈنگس میکلوڈ روڈ میں خاکسار کو ملیں۔ تاکہ ان کو سندھ پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ جماعتوں کے امراء و کارکنان سے مودبانہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مہربانی کر کے زمیندار احباب جماعت کو اس بارہ میں تحریک فرما کر ممنون فرمائیں

خاکسار۔ ناصر الدین کارکن احمدیہ سنڈیکیٹ

جودھامل بلڈنگس لاہور

غیر مسلم پناہ گزینوں کے متعلق حکومت ہند کا سرکاری اعلان

نئی دہلی ۸۔ اکتوبر۔ غیر مسلم پناہ گزینوں کا پیدل قافلہ جو کم و بیش چار لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ مشرقی پنجاب میں داخل ہو رہا ہے۔ یہ قافلہ لائلپور کے نہری علاقہ سے ۱۸ ستمبر کو روانہ ہوا تھا۔ اور اس طویل قافلہ کا پہلا سرا ۲۱ ستمبر کو بلوکی ہیڈ پہنچ کر مشرقی پنجاب کی سرحد میں داخل ہونا شروع ہو گیا۔ پینتالیس ہزار افراد اسی دن ہندوستان میں داخل ہو گئے اور ۲۲ سے ۲۵ ستمبر تک ایک لاکھ پچیس ہزار آدمیوں نے سرحد پار کی۔

یہ قافلہ جب روانہ ہوا تو راستہ میں گوجرہ، سمندری، جڑانوالہ کے پناہ گزین بھی شامل ہو گئے، ہندوستانی فوج کے دستے قافلہ کی حفاظت کر رہے تھے۔ قافلہ کی طوالت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایک معین مقام سے گذرنے کے لئے قافلہ کو آٹھ دن لگیں گے جب خوراک ختم ہو جاتی تو ہندوستان کی حکومت کی طرف سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ پکا ہوا کھانا پہنچایا جاتا۔ دوائیاں ٹیکے اور ڈاکٹر بھی جہازوں کے ذریعے پہنچائے گئے۔

۱۵ ستمبر سے ۲۵ ستمبر تک کے عرصہ میں اندازاً تین لاکھ پناہ گزین مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب پہنچ گئے۔ پناہ گزین دونوں طرف اس سے بھی زیادہ تعداد میں پہنچ سکتے تھے۔ اگر برسات سیلاب اور حملوں کی وجہ سے ان کی رفتار میں رکاوٹ پیدا نہ کی گئی۔ ۱۷ اگست سے ۲۵ ستمبر تک اندازاً ۲۲ لاکھ غیر مسلم مشرقی پنجاب پہنچ چکے ہیں۔ ریل سڑک اور پیدل قافلوں کے علاوہ تقریباً ڈھائی ہزار افراد کو جن میں بیشتر سرکاری ملازمین تھے۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ نکالا جا چکا ہے اور جوں جوں ہوائی جہاز زیادہ تعداد میں فراہم ہو رہے ہیں۔ نکاس کی رفتار بڑھتی جا رہی ہے پناہ گزینوں کے نقل و حمل کے علاوہ اس وسیع ہجرت سے پیدا شدہ مسائل کی طرف بھی حکومت ہند توجہ دے رہی ہے۔ مسٹر گوپال سوامی آئنگر وزیر بحالی محکمہ عنقریب اپنا صدر دفتر مشرقی پنجاب میں قائم کر لیں گے۔ جہاں وہ انتظامی سہولتوں اور حفاظتی تدابیر کے سلسلہ میں مشرقی پنجاب اور مرکزی حکومت کے درمیان ایک کڑی کا کام دیں گے۔ ہندوستان اور پاکستان کے وزرائے اعظم کی ۲۹ ستمبر کو لاہور میں اور ۱۹ ستمبر کو نئی دہلی میں ملاقات کے بعد دونوں مملکتوں کے نمائندے باری باری نئی دہلی اور لاہور میں ملاقات کرتے رہیں گے۔ تا کہ ان مسائل کے مشترکہ تصفیہ کی غرض سے دونوں حکومتوں میں قریبی تعلق قائم رہے۔

وزیر اعظم ہندوستان کی تقریروں سے دہلی میں حالات سدھرتے جا رہے ہیں۔ اور امن کمیٹیاں، طلباء کے امن دستوں اور سیاسی کارکنوں نے قیام امن کی جو مہم شروع کی ہوئی ہے۔ اس کو خاصی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی کی ریاستوں کی کمیٹی

کراچی ۸۔ اکتوبر۔ پاکستان آئین ساز اسمبلی کے صدر نے ایک ریاستی مشاورتی کمیٹی مرتب کر دی ہے۔ اس کمیٹی میں مندرجہ ذیل حضرات شامل ہیں۔

صدر: مسٹر لیاقت علی خاں۔ ارکان: سردار عبدالرب نشتر، راجہ غضنفر علی خاں، پیر الٰہی بخش، خواجہ شہاب الدین، مسٹر ایم بی احمد کمیٹی کے سیکرٹری ہوں گے۔ کمیٹی ریاستی نمائندگان سے گفت و شنید کرے گی۔

پونچھ کے مسلمانوں پر سکھ اور ڈوگرہ فوج کے مظالم

لاہور ۸۔ اکتوبر۔ مسلم کانفرنس کے ایک سرکردہ رکن آج لاہور پہنچے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں فرمایا کہ پونچھ میں ڈوگرہ فوج کے مظالم اپنی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ دیہات میں ڈوگرہ فوج نے وہ اودھم مچا رکھا ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ جب سے سکھ پناہ گزین پنجاب اور دوسرے علاقوں سے بھاگ کر یہاں آئے ہیں۔ ڈوگرہ فوج کے مظالم اور زیادہ بڑھ گئے ہیں اور اب وہ مسلح سکھوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف ہیں۔ ۴ اور پانچ اکتوبر کی درمیانی رات کو ڈوگرہ فوج اور مسلح سکھ شمالی سیلیاں کے گاؤں پر حملہ کیا اور تمام مکانوں کو آگ لگا دی۔ بچوں عورتوں اور مردوں کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے سکھوں اور ڈوگرہ فوج نے انہیں گولی کا نشانہ بنا دیا۔ جنڈیالہ، مجیل کوٹلی۔ نوال دیبا اور جبرال اور کئی دیہات میں عورتوں، مردوں اور بچوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ شاید ہی ان علاقوں میں ایک آدھ عمارت یا ذی روح زندہ بچا ہو۔ ایک گاؤں میں مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے توپیں اور آٹو میٹک ہتھیاروں کے علاوہ ڈوگروں اور سکھوں نے گیس بھی استعمال کی۔

گائے کی قربانی نہیں کی جائیگی

جبل پور ۸۔ اکتوبر۔ صوبہ سی۔ پی و برار کی حکومت کے زیر اہتمام مشترکہ مجلس صلح کا ایک اجلاس یہاں منعقد ہوا جبل پور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر جے ڈی کرادا صدر تھے۔ جبل پور شہر و ضلع کی مسلم لیگ کے صدر اور سی پی لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر مسٹر برہان الدین نے اعلان کیا کہ اب مسلمان عید الضحیٰ کے موقع پر یا عقیقہ نذر نیاز وغیرہ کے سلسلے میں گائے ذبح نہیں کریں گے۔

"کفارہ" کی رسم کے سلسلے میں مسجدوں کے ساتھ گائے قربانی کرنے کی جو رسم مدت سے چلی آتی ہے اسے بھی ترک کر دیا جائیگا۔

پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۷۔ اکتوبر۔ "ہندوستان میں اس وقت ایسے بیشمار لوگ ہیں جو پاکستان پر شاید نکتہ چینی کرتے ہیں لیکن روش ایسی اختیار کرتے ہیں جس سے پاکستان کو اور زیادہ تقویت حاصل ہوتی ہے"

پنڈت نہرو نے دہلی میں امن کی مہم کے آٹھویں اجتماع میں فرمایا۔ "حکومت ہند پر بعض حلقوں سے یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف سخت گیر اقدامات سے گریز کر رہی ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد نہیں ہوتی۔ جب تک حکومت کی تمام قوتیں اندرون ملک میں قیام امن پر صرف ہوتی رہیں گی۔ وہ کسی دوسرے ملک کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتی۔ ذاتی طور پر انتقامی کارروائی جاری رکھ کر عوام حکومت کے راستہ میں مزاحم ہو رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ حکومت جو کرنا چاہتی ہے وہ کر نہیں سکتی۔"

پنڈت نہرو نے کانگرس کے اصولوں کا اعادہ کیا جو جنگ آزادی میں کانگرس کے لئے راہنمائی کرتے رہے تھے۔ آزاد ہندوستان کے وزیر اعظم کی حیثیت سے میرے تمام افعال ان ہی اصولوں سے راہنمائی حاصل کریں گے۔ اگر آپ میری روش یا اعمال کو بہ نظر استحسان نہیں دیکھتے تو آپ کو اختیار ہے کہ آپ میری جگہ کسی اور کو چن لیں۔

مسٹر سہروردی کی تقریر

کراچی ۸۔ اکتوبر۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایک نامہ نگار کو انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ بہت کافی نفرت و حقارت پھیل چکی ہے۔ اب ہمیں اتنا ہی نیک دلی سے اس قتل عام کو بند کرنا چاہیئے اور ان لوگوں کے آنسو پونچھے جائیں جن کے دل فسادات کی وجہ سے خون رو رہے ہیں اور زخموں پر مرہم لگانی چاہیئے جو فسادات نے ان کے جسم پر لگائے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر وہ نیکدل مسلمان اور ہندو جو امن و امان کا داعی ہے وہ مسٹر گاندھی اور پنڈت نہرو کے ہاتھ مضبوط کرے اور ان کے ساتھ تعاون کرے۔ تا کہ انہوں نے ہندو انڈیا کے تصور کو نقش بر آب ثابت کرنے کی جو کوشش شروع کر رکھی ہے۔ وہ کامیاب ہو۔ وقت آ گیا ہے۔ جب امن و دوستی کے لئے جدوجہد کرنے والی قوتیں کامیاب ہوں اور بد امنی پھیلانے والی قوتیں ختم ہو جائیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ میں آبادی کے تبادلہ کے سخت خلاف ہوں

قیام پاکستان، فارغ البالی اور آزادی کا پیغام ہے

لاہور ۸۔ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان نے قیام امن کے لئے ریڈیو سے ایک تقریر کی جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں:۔

ہمیں ان خونین واقعات کی نہ تو توقع تھی اور نہ ہی ہم ان کے خواہاں تھے۔ ملک کی تقسیم باہمی مفاہمت سے عمل میں آئی۔ جس کا احترام فریقین کے لئے ضروری تھا۔ ہم چاہتے تھے کہ ہماری طرح دوسرے بھی فارغ البالی کی زندگی بسر کر سکیں حصول امن کی خاطر ہم نے ایسے فیصلوں کے سامنے بھی سر جھکا دیا جو کسی صورت میں بھی مناسب اور منصفانہ نہ تھے۔ ہماری دلی تمنا تھی کہ حصول پاکستان کے بعد تمام اختلافات قطعی طور پر ختم ہو جائیں تا کہ ہم ملکی تعمیر اور عوام کی فلاح و بہبود کی طرف پوری توجہ مبذول کر سکیں مگر پاکستان کے دشمنوں کو ہماری فارغ البالی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے بے بس و لاچار بھائیوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے شروع کر دیئے۔ اور وہ مظالم کئے جن پر آنے والی نسلیں ہمیشہ آٹھ آٹھ آنسو روئیں گی لیکن یہ لوگ یاد رکھیں کہ ہم موجودہ مشکلات کا پوری جرأت سے مقابلہ کریں گے۔ اور بالآخران پر عبور حاصل کرنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ پاکستان کی عزت و آبرو برقرار رکھنے کے لئے ہم سخت اقدامات اختیار کریں گے۔ تا کہ ہمارے علاقہ میں کسی آدمی کو تکلیف نہ پہنچے۔

اخبار زمیندار کے خلاف حکم واپس لے لیا گیا

لاہور ۸ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے روزنامہ زمیندار کی اشاعت بند کر دینے کا حکم عارضی پریس ایڈوائزری کمیٹی کی سفارش پر واپس لے لیا ہے۔

سرہند شریف کے پیروں کا وفد

کراچی ۸۔ اکتوبر۔ قائد اعظم جناح نے صبح کے وقت سر محمد علی حبیب کو شرف ملاقات بخشا۔ اس کے بعد آپ سے پیروں کا ایک وفد آنریبل پیر الٰہی بخش اور پیر عبدالستار کی قیادت میں ملاقی ہوا۔ اور سرہند شریف کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔

مس فاطمہ جناح سندھ مدرسہ گرلز سکول کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئیں۔ لنچ سے پہلے قائد اعظم نے مسٹر حسین شہید سہروردی اور قاضی خلیق الزمان کو شرف نیاز بخشا۔ نواب کروائی آنریبل ممتاز دولتانہ پیر صاحب مانکی شریف نے آپ کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ بعد دو پہر جینی گڈول مشن کے اراکین نے قائد اعظم سے ملاقات کی۔

پاکستان میں اسلامی اخلاقیات کا محکمہ

لاہور ۷۔ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے اسلامی اخلاقیات کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے ایک نیا محکمہ بنایا ہے۔ یہ محکمہ اسلامی نقطۂ نگاہ کے مطابق عوام کے اخلاق سدھارنے کی کوشش کریگا۔ اس محکمہ کے ڈائرکٹر علامہ اسد "وزیر عرفات" مقرر ہوئے ہیں

مسٹر قدوائی کے بھائی شہید کر دیئے گئے

لکھنؤ ۷۔ اکتوبر۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر رسل و رسائل حکومت ہندوستان کے چھوٹے بھائی مسٹر شفیع احمد قدوائی کو مسوری میں شہید کر دیا گیا۔

مغربی پنجاب میں امن ہے

لاہور ۸ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اضلاع سے آمدہ خبروں سے پتہ لگتا ہے کہ صوبہ کی عام حالت پر امن اور پرسکون ہے مسلح سکھوں کا ایک جتھہ جو ضلع شیخوپورہ میں شورش کر رہا تھا۔ جاتری کے مقام پر پولیس کو مل گیا۔ دونوں طرف سے بندوقیں چلائی گئیں جس میں سکھ جتھے کے انیس آدمی مارے گئے اور باقی تین فرار ہو گئے۔ ایک مسلح گروہ نے قصور سب ڈویژن کے ایک سرحدی گاؤں دا گھل سے مویشی چرانے کی کوشش کی۔ پولیس اور فوج ان کا تعاقب کر کے مویشی برآمد کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ منٹگمری میں حالیہ فرقہ وار فسادات کے سلسلہ میں ۶۹ آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں

انگلستان کی وزارت میں ردوبدل

لندن ۸ اکتوبر۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ کل رات وزیر اعظم برطانیہ نے اپنی وزارت میں ردوبدل کا اعلان کیا ہے۔ تاکہ لیبر گورنمنٹ کو مضبوط بنایا جائے اور اس وقت ملک کے سامنے جو بڑا مسئلہ ہے۔ اُسے حل کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ مسٹر اٹیلی نے سر سٹیفورڈ کرپس کو وزیر امور اقتصادیات مقرر کر دیا ہے اور ان کی جگہ مسٹر ہرالڈ ولسن کو وزیر تجارت بنا دیا ہے۔ لارڈ پری سیل مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ وائیکاؤنٹ ایڈیشن کو وزیر تعلقات مستعمرات مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر بہم رسانی مسٹر ولمنٹ کو علیحدہ کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ مسٹر فریڈرک سٹینگر کو وزیر مقرر کیا گیا ہے

ریاست جموں و کشمیر میں مسلم اور غیر مسلم دو لاکھ پناہ گزین

سری نگر ۷ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ کوہستان شملہ سے کوئی ۵۳ ہزار پناہ گزین پہاڑی ریاستوں سے ریاست کشمیر کے سرحدی علاقے لداخ اور گلگت میں داخل ہو گئے ہیں۔ حکومت کشمیر ان لوگوں کی فوری ضروریات بہم پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت کوئی دو لاکھ پناہ گزین ریاست جموں و کشمیر میں موجود ہیں اور ان میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں۔

جمعیت اتحاد اقوام کو سندھ مسلم لیگ کا تار

کراچی ۸ اکتوبر۔ سندھ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے مندرجہ ذیل تار جمعیت اتحاد اقوام کے سیکرٹری جنرل کو ارسال کیا ہے۔

فلسطین کے متعلق جمعیت اتحاد اقوام کی کمیٹی نے جو رپورٹ کی ہے۔ سندھ کے مسلمان اس کے خلاف سخت احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اور دل و جان سے عربی مطالبات کے حامی ہیں۔

ڈاکٹر محمد اجمل حسین پی سی ایم ایس لاہور کے سول سرجن مقرر ہو گئے ہیں۔ آپ پہلے پراونشل سرو سز میں تھے جو یہاں مقرر ہو گئے ہیں

قادیان میں فوج اور پولیس سکھ حملہ آوروں کی مدد کر رہی ہے

لاہور ۸ اکتوبر۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں سکھوں نے ایک محلہ پر حملہ کیا تو محلہ کے احمدیوں نے بچاؤ کے لئے ان کا مقابلہ کیا جس کے نتیجہ میں تیس حملہ آور سکھ وہیں ہلاک ہو گئے۔ اس پر فوج اور پولیس جو امن اور قانون کی محافظ ہے حملہ آوروں کی کمک کو فوراً پہنچ گئی اور دفاع کرنے والے محلہ میں سے کئی گن آدمیوں کو اپنی گولیوں کا نشانہ بنایا اور ان کے ہم مذہب بھائیوں کو ان کی لاشوں کے قریب تک نہ آنے دیا۔

ایک مسلمان کیپٹن صاحب نے جو کل رات قادیان سے یہاں پہنچے ہیں بتایا ہے کہ خود اس کے مکان کو جو محلہ دار البرکات میں واقعہ ہے بالکل لوٹ لیا گیا ہے۔ یہ بھی اطلاع ہے کہ سر محمد ظفر اللہ خاں کی کوٹھی خود ملٹری نے لوٹی ہے اور لوٹے ہوئے مال کا اکثر حصہ ملٹری کے کیپٹن نے ہتھیا لیا۔

سنا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام ڈگری کالج کی بلڈنگ قادیان جس پر ملٹری نے جبراً قبضہ کر لیا تھا اب سکھ نیشنل کالج لاہور کے لئے تفویض کر دی گئی ہے حالانکہ یہ ایک مذہبی ٹرسٹ ہے

ایک پاکستانی ہوائی جہاز نے جو کل قادیان کے اوپر سے اڑتا ہوا گذرا اطلاع دی کہ تمام قصبہ اُجاڑ اور ویران نظر آتا تھا۔ مقامی مسلمان مسجدوں اور دوسری محفوظ جگہوں میں جمع ہو گئے ہیں۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ گاندھی جی اور پنڈت نہرو ایسے چوٹی کے لیڈروں کے متواتر بیانات کے باوجود کہ انڈین ڈومینین کے امن پسند اور پابند قانون شہریوں کو گزند نہیں پہنچایا جائے گا۔ اور گھروں سے نہیں نکالا جائیگا۔ قادیان میں بدترین قسم کا گزند پہنچایا جا رہا ہے اور سختیاں کی جا رہی ہیں اور مقامی حکام قصبہ کو خالی کرانے کے ارادوں کا کھلم کھلا اعلان کر رہے ہیں

مسٹر ظہیر الحسن لاری کی تجاویز

یوپی کی لیگ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر ظہیر الحسن لاری نے تجویز پیش کی ہے کہ ہندوستان ڈومینین کے مندرجہ ذیل مسلم اصحاب کا ایک جلسہ وسط اکتوبر تک ہونا چاہئے۔

۱۔ مسلم لیگ کونسل کے ممبر

۲۔ مختلف قانون ساز مجلسوں کے مسلم ممبر۔

۳۔ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے مسلم ممبر

مسٹر لاری کی تجویز یہ ہے کہ ان لوگوں کو مل کر فیصلہ کرنا چاہئے کہ بدلے ہوئے حالات میں ان کے لئے کونسی پالیسی مناسب ہو گی۔

اس باب میں مسٹر حسین شہید سہروردی نواب محمد اسماعیل خاں اور چوہدری خلیق الزماں سے خاص طور پر اپیل کی گئی ہے کہ وہ الہ آباد یا لکھنؤ میں وسط اکتوبر تک ایسے اجتماع کا بندوبست کریں۔

مسٹر لاری نے فرمایا کہ مسلمان خوفزدہ ہیں یہ خوف مسلمانوں کے شایان شان نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان امن کے قیام اور اقلیتوں کے تحفظ کا پختہ ارادہ کر چکے ہیں اور گاندھی جی پنڈت جی کے حامی ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ خوف کو دلوں سے نکال دیں اور اپنی جگہوں پر جمے رہیں۔

گاندھی جی نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ خطرے سے بھاگنے کے بجائے موقع پر مر جانا بہتر ہے میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مطمئن رہیں۔ اپنے اوپر اعتماد رکھیں اور حکومت پر بھروسہ رکھیں

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ہندوستان کا مطالبہ

لیک سکسیس ۷ اکتوبر۔ آج اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں جب انڈونیشیا کے مسئلہ پر بحث شروع ہوئی تو ہندوستان نے زور دیا کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کو تصادم سے قبل کے مقامات پر واپس ہو جانا چاہئے۔

ہندوستانی مندوب ڈاکٹر پلائی نے کہا کہ قونصل کی رپورٹ سے پتہ چلا ہے کہ حالیہ تصادم میں ہالینڈ نے جن مقامات پر قبضہ کر لیا ہے وہاں وہ اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

گورنر سندھ کا اقلیتوں کی حفاظت کا وعدہ

کراچی ۷ اکتوبر۔ شیخ غلام حسین ہدایت اللہ نے کراچی شہر میں تین مختلف جلسوں میں یہ کہا ہے کہ مجھے قائد اعظم نے ہدایت کی ہے کہ میں آپ کو یہ پیغام سناؤں کہ وہ نہیں چاہتا کہ اقلیتیں سندھ سے نکل جائیں۔ آپ نے کہا کہ مسٹر جناح تبادلہ آبادی کے خلاف ہیں۔ گاندھی جی نے بھی آپ سے یہی درخواست کی ہے کہ یہیں جمے رہو۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ پاکستان اور سندھ کیبنٹ کے وزراء ہر جگہ جا کر اقلیتوں کو یقین دلائیں کہ ان کی پوری پوری حفاظت کی جائے گی۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ حکومت قانون شکنی کو دبانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اور قانون شکنوں کے خلاف سخت قدم اٹھائے گی۔ انہوں نے ہندوؤں اور سرہٹوں سے درخواست کی کہ وہ سندھ کو نہ چھوڑیں۔

سندھ کے مسلمان غیر مسلموں کی حفاظت کر رہے ہیں

کراچی ۸ اکتوبر۔ سندھ کی حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ایسے نازک وقت میں مسلمان حقیقت میں ہندوؤں اور سکھوں کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ اعلان میں برطانی کردی کاشتکاران کی ایسوسی ایشن کے منیجر میجر اسٹل کے ایک مراسلہ کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں تھرپارکر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر آغا کا شکریہ ادا کیا گیا تھا کہ انہوں نے دودھار جاگیر سے ہندوؤں اور سکھوں کو حفاظت سے نکالنے میں نہایت مستعدی سے کام لیا۔ میجر اسٹل نے خاص طور پر اس بیش قیمت امداد اور تعاون کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جو ڈاب تو گاچی ایم ایل اے سندھ اور دیگر مسلم اکابر نے اس علاقہ میں امن قائم رکھنے کے سلسلہ میں دی۔ اعلان میں واضح کیا گیا ہے کہ اس قسم کے لاتعداد واقعات میں سے یہ صرف ایک نمونہ ہے۔

ریاست جوناگڑھ کے جھگڑے کے متعلق

ہندوستان کے آفیشل حلقے کی رائے

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ حکومت ہندوستان کے آفیشل حلقے نے کہا ہے کہ جوناگڑھ کے معاملے کے متعلق پاکستان کا رویہ قانون کے تنگ نظریہ کے مطابق صحیح ہو سکتا ہے لیکن اس کو صحیح سیاست نہیں کہا جا سکتا۔ حکومت ہندوستان کا یہ خیال ہے کہ چونکہ مسلم لیگ نے ہندوستان کی تقسیم فرقہ وارانہ اکثریت کی بنا پر کرائی ہے اب وہ کسی ایسی ریاست کو جس میں ہندوؤں کی اکثریت ہو اپنے ساتھ نہیں ملا سکتی۔ والئے ریاست کی خواہشات اس وقت قابل قبول سمجھی جا سکتی ہیں اگر اس کی رعایا کی اکثریت اس کی ہمنوا ہو لیکن جوناگڑھ کی صورت میں جس کی آبادی ہندو اکثریت پر مشتمل ہے نواب شمولیت جیسے اہم کام میں عوام کی مرضی کے خلاف نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر کسی سٹیٹ کے لوگوں کے خیالات کے متعلق شبہ ہو تو صرف رائے شماری سے ہی اس کا تعین ہو سکتا ہے۔

جوناگڑھ ریاست کی صورت میں عوام کی خواہشات کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس بنیادی خیال کے علاوہ جوناگڑھ کی پاکستان میں شمولیت جغرافیائی اور اقتصادی نقطہ نظر سے بھی ناجائز ہے۔

حکومت پاکستان میں تقرریاں

کراچی ۸ اکتوبر۔ پاکستان گزٹ بابت ماہ اکتوبر میں مندرجہ ذیل تقرریوں کا اعلان کیا گیا ہے

مسٹر ایچ پی گوڈن کو کابینہ کی سیکرٹریٹ میں ڈپٹی سکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر اے آر خاں کو کوئٹہ پشین میں پولیٹیکل ایجنٹ اور ڈپٹی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

میجر ولرج اوبی سی کو بلوچستان میں ڈائریکٹر آف سپلائی مقرر کیا گیا ہے

ونگ کمانڈر ایڈم سمتھ کو سول ایوی ایشن کے محکمہ کا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے۔